احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 28-مارچ 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 69 | جمعہ 18 ذیقعدہ 1417ھ 28 امان 1376ہش 28 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں۔ اولیاء گذرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات بھی خوب یاد رکھنی چاہئے کہ ہر بات میں منافعہ ہوتا ہے۔ دنیا میں دیکھ لو۔ اعلیٰ درجہ کی نباتات سے لے کر کیڑوں اور چوہوں تک بھی کوئی چیز ایسی نہیں، جو انسان کے لئے منفعت اور فائدے سے خالی ہو۔ یہ تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظلال اور آثار ہیں اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے، تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سود ہو گا۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جیسے ان اشیاء سے کسی وقت نقصان اٹھاتے ہیں، تو اپنی غلطی اور نافہمی کی وجہ سے۔ اس لئے نہیں کہ نفس الامر میں ان اشیاء میں مضرت ہی ہے۔ نہیں، بلکہ اپنی غلطی اور خطاکاری سے۔ اسی طرح پر ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں، ورنہ خدا تعالیٰ تو ہمہ رحم اور کرم ہے۔ دنیا میں تکلیف اٹھانے اور رنج پانے کا یہی راز ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں اپنی سوء فہم اور قصور علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 69)

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے واقف زندگی انچارج خلافت لائبریری ربوہ کے بڑے بھائی صوبیدار میجر محمد رشید الدین صاحب کی اہلیہ صاحبہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ مورخہ 26-3-97 کو نہایت ہی مختصر سی علالت کے باعث وفات پاگئی ہیں۔ موصوفہ بفضلہ تعالیٰ 1/3 کی موصیہ تھیں اور حصہ جائیداد زندگی میں ادا کر چکی تھیں۔ مورخہ 27-3-97 بعد فجر بیت المبارک ربوہ میں جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔ بہت سے احباب جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے۔

احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلتے رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ موصوفہ نے اپنی یادگار دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

ولادت

○ مکرم مبین احمد صاحب ظفر آف لاہور کو اللہ تعالیٰ نے 13-مارچ 97ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام دانیال احمد ظفر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ملک محمد انور خان صاحب آف لاہور چھاؤنی کا نواسہ اور مکرم شیخ حمید احمد صاحب ظفر کا پوتا اور حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد کا پڑپوتا ہے احباب کرام سے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خدا تعالیٰ سے سچی محبت کے آثار ضرور ظاہر ہوتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

محبت سب سے غالب ترین جذبہ ہے اور دنیا میں یہ ایک ہی چیز ہے۔ جو باقی سب طاقتوں کو توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ انبیاء جس چیز کو لے کر آئے۔ وہ محبت ہی ہے وہ اسی ہتھیار کو لے کر کھڑے ہوئے۔ اور اسی سے تمام جذبات فاسدہ۔ بغض۔ حسد۔ کینہ۔ شہوت شکست کھا جاتے ہیں۔ کیونکہ محبت وہ جذبہ ہے کہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ میری تمام صفات پر یہ غالب ہے۔ (-) یہی وجہ ہے کہ (دین حق) کے مطابق دوزخ کے متعلق بھی یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس میں بھی غیر محدود عذاب نہیں ہو گا۔ کچھ عرصہ کے بعد دوزخیوں کو بھی نکال لیا جائے گا۔ تو محبت بہت زبردست جذبہ ہے۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کی وہ صفات جو مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے محبت کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب سے غالب ہے۔ اور انسانوں میں بھی یہ جذبہ باقی تمام جذبات سے زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ بڑے بڑے زبردست اور سرکش انسان ہوتے ہیں، لیکن محبت کے پھندے میں پھنس کر چور چور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ جو سرکشی اور غرور کی وجہ سے کسی کے آگے جھکنے کا خیال تک بھی دل نہیں لاتے۔ محبت سے مجبور ہو کر غلامی کو فخر سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص کا واقعہ ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا مجھ جیسا کوئی دشمن نہ تھا۔ میں عداوت اور بغض کی وجہ سے آپؐ کے چہرہ پر نظر نہ ڈال سکتا تھا۔ اور ہر وقت مجھے اس کی وجہ سے آگ سی لگی رہتی تھی۔ مگر پھر وہ زمانہ آیا کہ رسول کریم ﷺ کی وہی محبت وہی اخلاص اور وہی ہمدردی جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) کیا تو اس بات پر اپنے آپ کو ہلاک کرے گا کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ یہ محبت اور الفت کا جذبہ جو رسول کریم ﷺ کی جان کو دکھ کی طرح لگا ہوا تھا۔ غالب آیا۔ اور پھر اسی عمرو نے کہا کہ میں رسول کریم ﷺ کے رعب کی وجہ سے آپ کے چہرہ پر نظر نہ ڈال سکا۔ اور اگر آج کوئی مجھ سے پوچھے کہ رسولؐ کی کیا شکل تھی تو میں نہیں بتا سکتا۔ دیکھو محبت کی وجہ سے کیا تبدیلی ہوئی تو چونکہ محبت سب سے زیادہ زبردست جذبہ ہے۔ اس لئے اس کو پوشیدہ رکھنے کا دعویٰ باطل ہے۔

پس جو شخص خیال کرتا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ سے محبت ہے، لیکن محبت کے آثار اس سے ظاہر نہیں ہوتے وہ یقین کرلے کہ اس کا نفس اسے دھوکہ دے رہا ہے۔ اور جو دیکھے کہ دوسرے کو دعویٰ تو محبت الٰہی کا ہے، لیکن اس میں آثار نہیں پائے جاتے۔ تو یقین کرلے کہ یا تو وہ خود دھوکہ خوردہ ہے یا دوسروں کو دھوکہ دینے والا ہے۔

(از خطبہ 24- ستمبر 1920ء)

○○○

اصلاحِ نفس کے لئے نِری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28- امان 1376 ھش — 28 - مارچ 1997ء

سچا انسان بنیں

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جھوٹ صرف جھوٹ ہی ہے یعنی اس کا ایک ہی شعبہ ہے۔ بات کو ایسے رنگ میں بیان کرنا کہ درست نہ ہو تو اسے جھوٹ کہا جائے گا۔ لیکن کئی باتیں ایسی ہیں کہ انہیں عام سمجھ بوجھ کے مطابق جھوٹ میں شامل نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ وہ ہوتی جھوٹ ہی ہیں۔ جھوٹ ایک تو یہ ہے کہ آپ دوکاندار ہیں اور آپ نے گاہک سے کہا کہ میں نے یہ چیز اتنے کی خریدی ہے اور اتنے کی بیچ رہا ہوں۔ جہاں تک خریدنے کا سوال ہے اس بات کا امکان ہے کہ اس نے اس سے کم قیمت پر خریدی ہو اور جھوٹ بول کر کہہ دیا کہ اتنے میں خریدی ہے تاکہ زیادہ قیمت حاصل کر سکے۔ اور ایک جھوٹ یہ بھی ہے کہ جو چیز آپ دوکاندار سے خرید رہے ہیں اس کے متعلق حقائق جاننے کے باوجود دوکاندار لمبے چوڑے دعوے کرے۔ اسے معلوم ہے کہ کپڑے کا رنگ اترنے والا ہے اور وہ آپ سے کہتا ہے کہ رنگ اتنا پکا ہے کہ کبھی اترے گا ہی نہیں۔ تو گویا کہ اس نے محض کپڑا بیچنے کے لئے ایک ایسی بات کہہ دی جو غلط تھی۔

دیگر معاملات میں بھی باتیں کرتے ہوئے زیب داستان کے لئے ایسی ایسی باتیں کہہ دی جاتی ہیں کہ جن پر غور کیا جائے تو صاف نظر آئے کہ یہ جھوٹ ہے۔ لیکن رنگ آمیزی ایک چسکا ہوتا ہے اور اس چسکے کو پورا کرنے کے لئے انسان یہ سوچتا ہی نہیں کہ میں حدود سے آگے نکل گیا ہوں۔ بعض لوگ ایسی بات کو لچھے دار کہہ کر درگزر کر لیتے ہیں۔ لیکن وہ دراصل اپنی لچھے داری میں جھوٹ کا ملمع رکھتی ہے اور لوگ ہیں کہ بولتے چلے جاتے ہیں۔ ایسی باتوں کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ لیکن دراصل یہ ہے جھوٹ۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ کوئی بات جھوٹ کہتے ہیں اور پھر کھلکھلا کر ہنسنے لگتے ہیں کہ میں نے تو ہنسی مذاق میں یہ بات کہی ہے۔ یہ بات اس طرح تو نہیں ہے۔ یا ایسی بات کہنے کے بعد پتہ ہی نہیں چلنے دیتے کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے۔ دوسرا شخص پریشان ہو جاتا ہے اور آپ سنجیدگی کے ساتھ اس کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے لیکن آپ کو تسلی ہے کہ بات ہنسی مذاق میں کی گئی ہے۔ لیکن یہ تسلی جھوٹی تسلی ہے۔ آپ نے بات ہنسی مذاق میں کی اور دوسرے کی جان پر بن گئی۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔

بعض اوقات چھوٹی چھوٹی سزا سے بچنے کے لئے بھی جھوٹ بول دیا جاتا ہے۔ ایسے جھوٹ کا آغاز عام طور پر بچپن سے ہوتا ہے۔ بچہ گھر دیر سے آیا اور دیر سے آنے کی وجہ ایسی بتائی کہ ماں باپ ناراض نہ ہوں۔ حالانکہ وہ وجہ غلط تھی۔ سکول دیر سے گیا یا کوئی کتاب نہیں لے کر گیا۔ یا کوئی کام نہیں کیا۔ تو ایسی وجوہات بیان کر دیں جو سچی نہیں ہیں۔ اس وقت انسان یہ سمجھتا ہے کہ چلو مار سے تو بچ گئے۔ سزا نہیں ملی۔ جھوٹ کا کیا ہے۔ معمولی سی بات تو تھی۔ بے شک اس وقت معمولی لگتی ہے۔ لیکن جب ایسی معمولی باتیں عادت بن جاتی ہیں تو ان سے چھٹکارا حاصل کرنا ممکن ہی نہیں رہتا۔ انسان جھوٹ بولتا ہے بولتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور ایسی ایسی جگہوں پر جھوٹ بولتا ہے جہاں اسے کسی طرح بھی جھوٹ بولنا نہیں چاہئے۔ یعنی وہ خود بھی محسوس کرتا ہے کہ یہاں تو مجھے جھوٹ نہیں بولنا چاہئے تھا۔ لیکن عادت بن جاتی ہے اور اس عادت کی مجبوری کی وجہ سے انسان جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے۔

جھوٹ کا معمولی سا فائدہ ہو بھی تو اس سے بڑا نقصان کیا ہو سکتا ہے کہ اس کا کردار مسخ ہو کر رہ گیا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ جھوٹ بھی بولے اور لوگ اسے باکردار انسان بھی سمجھیں۔ اگر آج سمجھتے ہیں تو کل نہیں سمجھیں گے۔ اگر آج جھوٹ نہیں کھلا تو کل کھل جائے گا۔ اور وہ بالکل بے وقار ہو کر رہ جائے گا۔

پس جہاں تک سچ بولنے کا تعلق ہے انسان اس وقت تک سچا انسان نہیں کہلا سکتا۔ جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔ بچپن ہو' جوانی ہو' بڑھاپا ہو' بات چھوٹی ہو یا بڑی ہو' سنجیدہ ہو یا غیر سنجیدہ ہو' کوئی دشواری پیش کرنے والی ہو یا آسانی' آپ چسکے کے رنگ میں رنگ آمیزی کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہوں۔ یا لچھے دار تقریر کرنا چاہتے ہوں ان میں سے کوئی بات بھی ہو اگر کہیں بھی جھوٹ پایا جاتا ہے تو آپ سچے انسان نہیں کہلا سکتے۔ حالانکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان ہمیشہ سچ سے کام لے۔ کوئی کہے یا نہ کہے اس کا دل اس بات پر اطمینان حاصل کر چکا ہو کہ وہ ایک سچا انسان ہے۔ یہی بات اسے ایک باکردار انسان بنا سکتی ہے۔ یہی بات اس کے وقار میں اضافہ کر سکتی ہے۔

خدا کرے کہ ہم سب سچے انسان بن سکیں جھوٹ کے کسی شعبے کے قریب بھی نہ جائیں۔ جو کہیں سچ کہیں' جب کہیں سچ کہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی تائید سے ہو سکتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ وہ ہمیں سچا انسان بنا دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

پیچھے کی طرف دیکھ کے آگے کی طرف چل
اک گذرا ہوا کل ہے تو اک اور بھی ہے کل
اوروں کو نہ دیکھ اپنی مسافت پر نظر رکھ
اک سمت کڑی دھوپ ہے اک سمت ہے بادل

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر کے ایس راما کرشنا راؤ

دنیا کا سب سے عظیم انسان

مسلمان تاریخ دانوں کے مطابق حضرت محمد (ﷺ) عرب کے صحرا میں 20- اپریل 571ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے نام کے معنی ہیں جس کی بہت تعریف کی جائے۔ عرب قوم کے بڑے بڑے مشاہیر میں سے میرے خام خیال کے مطابق وہ سب سے عظیم انسان تھے میرے لئے وہ ان تمام نامور شاعروں اور جلیل القدر بادشاہوں سے زیادہ اہمیت کے حامل تھے۔ جو اس ناگزیر سرخ ریت کے صحرا میں آپ سے پہلے ہو گزرے۔

جب (حضرت محمد (ﷺ) کا عرب کے ریگستان میں ظہور ہوا تو اس وقت یہ صحرا کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا' اس غیر معروف صحرائی دنیا میں سے ایک نئی دنیا نے محمد ﷺ کی طاقتور سپرٹ سے جنم لیا ایک نئی زندگی' نئے کلچر' نئی تہذیب' ایک نئی بادشاہت نے جنم لیا' جو مراکش سے لے کر ہند کے جزائر تک پھیلی ہوئی تھی اور اس نئی تہذیب نے تین براعظموں افریقہ' ایشیا' اور یورپ کے باشندوں کے طرز فکر اور طریق حیات پر اپنا انمٹ اثر چھوڑا۔

جب میرے دل میں پیغمبر اسلام کی زندگی پر کچھ ضبط تحریر میں لانے کا خیال پیدا ہوا تو مجھے کچھ تردد سا تھا کیونکہ مجھے ایسے مذہب کے بارہ میں لکھنا تھا جس کا میں پیروکار نہ تھا اور پھر اس مذہب میں بھی بہت سے مکاتب فکر اور فرقے موجود ہیں' اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ مذہب قطعی طور پر انسان کا ذاتی معاملہ ہے مگر یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ مذہب میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ یہ انسان کے اردگرد دیکھی اور ان دیکھی دنیا میں اس کو مدغم کر لیتا ہے' بعض دفعہ مذہب ہمارے دلوں' ہماری روح ہمارے دماغوں حتی کہ شعور و غیر شعور اور تحت الشعور کی حد تک سرایت کر جاتا ہے یہ مسئلہ اس وقت اور زیادہ اہمیت اختیار کر جاتا ہے جب ہمارا یہ احساس یقین میں بدل جائے کہ ہمارا ماضی' حال اور مستقبل ایک ریشمی ڈوری کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اگر ہم زیادہ حساس ہوں تو ہمارا مرکزی نقطہ کشش ثقل اس طرح ہمیشہ زیادہ کھچاؤ میں رہے گا اس لئے اگر اس نقطہ نظر سے مذہب پر نگاہ ڈالی جائے تو کسی دوسرے کے مذہب کے بارہ میں جتنا کم کہا جائے اتنا ہی بہتر ہے' مناسب تو یہ کہ ہمارا یقین و عقیدہ دل کے نہاں خانوں میں مستور رہے اور ہمارے لبوں پر مہریں لگی رہیں۔

اس صورت حال کا لیکن ایک دوسرا پہلو بھی قابل غور ہے انسان سوسائٹی میں رہتا ہے ہماری زندگی دوسرے لوگوں کی زندگی کے ساتھ ارادی یا غیر ارادی طور پر منسلک ہے ہم ایک ہی زمین پر اگائی ہوئی غذا کھاتے ہیں ایک ہی چشمے سے بہتا ہوا پانی پیتے اور ایک ہی ہوا میں سانس لیتے ہیں ہمیں اپنے نظریات پر یقین رکھتے ہوئے یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ہمارے ہمسایہ کے کون سے عقائد ہیں' جن کی وجہ سے وہ بعض مخصوص کام کرتا ہے اس نقطہ نظر سے یہ مناسب ہو گا کہ ہم دنیا کے تمام مذاہب کی تعلیمات کا جائزہ لیں تا ہمارے درمیان باہمی مفاہمت پیدا ہو اور ہم اپنے اردگرد کے ماحول کو جان سکیں۔

مزید برآں یہ بات قابل فکر ہے کہ ہمارے خیالات بظاہر پریشاں نظر آتے ہوں مگر وہ درحقیقت ان زندہ اور عظیم مذاہب کے مرکزی عقائد کے اندر مرکوز ہوتے ہیں ایسے زندہ مذاہب جو اس زمین پر چلنے پھرنے والے لکھو کھہا افراد کو Motivate کرتے ہیں اگر ہم "سیٹیزن آف دی ورلڈ" بننا پسند کرتے ہیں تو پھر دنیا کے عظیم مذاہب اور ان کی فلاسفی کے سسٹم کا جاننا اور سمجھنا لازمی امر ہے۔

ان تمہیدی ریمارکس کے بیان کرنے کے باوجود یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ مذہب کا معاملہ بہت نازک ہے۔ مذہب کے میدان میں فہم و فراست اور جذبات میں ہمیشہ تنازعہ چلا آ رہا ہے اور ہماری توجہ بے اختیار درج ذیل انگریزی مقولہ کی طرف مبذول ہو جاتی ہے

Fools that rush in where angels fear to tread

میرے مضمون کا عنوان اس مذہب کے عقائد ہیں جو تاریخ ہے اور اس کا پیغمبر بھی ایک جلیل القدر تاریخی شخصیت ہے ایک معاند اسلام مورخ اسلام سر ولیم میور نے قرآن کے بارہ میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے "دنیا میں شاید کوئی اور ایسی کتاب نہیں ہے جس کا متن اصلی حالت میں ہو جتنا کہ بارہ سو سال گزرنے کے بعد قرآن کا ہے"

(حضرت) محمد (ﷺ) ایسی تاریخ ساز شخصیت ہیں جن کی زندگی کا ہر لمحہ نہایت احتیاط سے ریکارڈ کیا گیا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی باتیں آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کی گئیں آپ کی زندگی اور آپ کا کام کوئی معمہ یا خفیہ راز نہیں ہے۔

میرا مطمح نظر مزید اس وجہ سے سہل ہو جاتا ہے کہ وہ دن اب کبھی دوبارہ نہیں آئیں گے کہ جب اسلام کی دنیا میں سیاسی یا دوسری وجوہات کی بناء پر غلط تصویر پیش کی جائے گی برطانوی پروفیسر بیون Bevan اپنی کتاب کیمبرج میڈوویل' ہسٹری میں لکھتا ہے' "محمد اور اسلام کی تفصیلات جو انیسویں صدی کے شروع میں یوروپ میں شائع ہوئیں۔ ان کو اب صرف ادبی اشتیاق اور تجسّس ہی قرار دیا جانا چاہئے"

میرا کام مزید اس لئے آسان ہو جاتا ہے کیونکہ اب ہمارے سامنے تاریخ اسلام مسخ کر کے نہیں پیش کی جاتی ہے اور اس غلط تصویر کو جو ہمیں اس سے پہلے دکھائی گئی صحیح صورت میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں مثلاً اب یہ تھیوری زیادہ سننے میں نہیں آتی کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا' اسلام کا یہ اصول کہ مذہب کے معاملہ میں جبر مناسب نہیں اس سے ہر کوئی بخوبی واقف ہے شہرۂ آفاق تاریخ دان گبن نے درج ذیل رائے کا اظہار کیا ہے "ایک نہایت خطرناک بہتان مسلمانوں پر یہ لگایا جاتا ہے کہ گویا ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دوسرے تمام مذاہب کو تلوار کے زور سے نیست و نابود کر دیں"

یہ الزام جہالت اور گہرے تعصب کی بناء پر اسلام پر لگایا گیا یہ تاریخ دان کہتا ہے کہ اس الزام کی قرآن میں بھرپور تردید کی گئی ہے کیونکہ مسلمان فاتحین کے عمل اور عیسائیوں کو ان کے مذہب کے مطابق عبادت کی اجازت اس بات کا اولین ثبوت ہے کہ (حضرت) محمد (ﷺ) کی فتح کا راز ان کے اخلاق فاضلہ کی طاقت میں مضمر تھا نہ کہ تلوار کی کاٹ میں۔

سر بسجود جماعت

(حضرت) محمد (ﷺ) نے اپنے اعداء کے ساتھ مصالحت کی انتھک سعی کی جب یہ کوششیں بار آور نہ ہوئیں تو حالات نے ان کو جنگ کے میدان میں دھکیل دیا اور آپ نے اپنے ذاتی دفاع میں لڑنا شروع کیا۔ پیغمبر اسلام نے میدان جنگ کے داؤ پیچ کو بالکل بدل دیا آپ نے جتنی جنگیں لڑیں ان تمام جنگوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد چند سو سے زیادہ نہیں ہے۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ آپ نے میدان جنگ میں ان غیر مہذب وحشیوں کو نماز پڑھنے کا طریقہ سکھلایا' نماز انفرادی طور پر ہی نہیں بلکہ حکم ہوا کہ اجتماعی طور پر ادا کریں اور خدا کے حضور اپنے آپ کو اجتماعی طور پر پیش کریں' جنگ کے طوفان کے دوران اگر صلوٰۃ کا وقت آ گیا جو پانچ وقت آتا تھا تو صلوٰۃ کو التواء میں نہ ڈالا گیا ایمان لانے والوں کی ایک جماعت اگر سر بسجود ہوتی تھی تو دوسری جماعت دشمن سے بر سرپیکار ہوتی تھی یہ جاہل عرب لڑنے بھڑنے میں اس قدر ماہر تھے کہ ذرا سے اشتعال پر کہ ایک گھرانے کے مہمان کا اونٹ دوسرے قبیلہ کے کھیت میں غلطی سے اگر چرنے چلا گیا تو جنگ و جدال شروع ہو گیا حتی کہ 70000 آدمی مارے گئے اور دونوں قبیلوں کا نیست و نابود ہو جانا کوئی بعید نہ تھا۔

ان وحشی اور غصیلے عربوں کو پیغمبر اسلام (ﷺ) نے ایسا سیلف کنٹرول اور ڈسپلن سکھلایا کہ وہ کارزار جنگ میں صلوٰۃ ادا کرنے کے عادی ہو گئے میدان جنگ کو بھی آپ حضور (ﷺ) نے یوں سنوارا کہ حکم ہوا کہ جنگ کے دوران کوئی دھوکہ دہی نہیں کرے گا کسی کا اعتماد نہ توڑے گا' مردہ لاش کی بے حرمتی نہیں کرے گا' کسی بچہ کو ہلاک نہیں کرے گا' کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹے گا' عبادت میں مصروف کسی سپاہی کو پریشان نہیں کرے گا' آپ (حضرت) محمد (ﷺ) کا اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک آپ کے ماننے والوں کے لئے ایک سنہری مثال ہے مکہ کی فتح کے موقعہ پر آپ اپنی طاقت اور قوت کے نقطہ عروج پر تھے۔

مکہ وہ شہر تھا جس نے آپ کے پیغام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا وہ شہر جس نے آپ کو اور مسلمانوں کو ایذاء پہنچایا تھا وہ شہر جس نے آپ کو اور آپ کے متبعین کو جلاوطنی پر مجبور کر دیا تھا وہ شہر جس نے سنگدلی سے آپ کی ایذاء رسانی کی اور آپ کا بائیکاٹ کیا جبکہ آپ دو سو میل دور شہر میں پناہ لے چکے تھے اب یہ شہر شکست کھا کر آپ کے قدموں پر گر گیا تھا جنگ کے اصولوں کے مطابق آپ اپنے پر ہونے والے تمام مظالم کا بدلہ لے سکتے تھے مگر دیکھیں آپ نے اس شہر کے مکینوں سے کیا سلوک کیا؟ آپ کا دل محبت کے جذبات میں ڈوب گیا اور آپ نے منادی کی "آج کے روز تم لوگوں کے خلاف کوئی فرد جرم عائد نہیں ہوگی اور اے تمام لوگو تم آج آزاد ہو" آپ نے مزید فرمایا" میں آج انسان اور انسان کے درمیان ہر قسم کی تمیز اور ہر قسم کی نفرت کو اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں"

سیلف ڈیفنس میں جنگ کرنے کی اجازت کی ایک بڑی وجہ یہ تھی تا لوگ آپس میں متحد ہو جائیں جب یہ مقصد پورا ہو گیا تو آپ نے سخت دشمن کو بھی معاف کر دیا حتی کہ ایسے لوگ جنہوں نے آپ کے محبوب چچا حمزہ کو قتل کیا' ان کے مردہ جسم کو مسخ کیا پھر چاک کر کے ان کے جگر کو چبایا تھا۔

عالمی اخوت اور بھائی چارہ کے اصول کے ساتھ تمام انسانوں میں مساوات کے اصول کا اعلان میرے نزدیک (حضرت) محمد (ﷺ) کا انسانیت اپ لفٹ میں سب سے عظیم کنٹری بیوشن ہے' دنیا کے تمام عظیم مذاہب نے ان پیش کردہ اصولوں کی تعلیم دی ہے مگر پیغمبر اسلام وہ پہلے انسان تھے جس نے اس اصول کو عملی جامہ پہنایا اور اس کی اہمیت صدیاں گزرنے کے بعد محسوس ہو گی جب کبھی بین الاقوامی ضمیر جاگے گا نسلی تعصب ختم ہو گا' اور انسانوں کے درمیان اس سے زیادہ اخوت اور انسانیت کا جذبہ جنم لے گا۔

بھارت کی ایک مشہور خاتون سروجنی نائیڈو نے مذہب اسلام کے اس پہلو پر یوں تبصرہ کیا ہے "(اسلام) سب سے پہلا مذہب تھا جس نے جمہوریت کا نہ صرف پرچار کیا بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی پیش کیا کیونکہ مسجد میں جب مینارہ سے منادی کی جاتی اور نمازی عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے تو پھر اسلام کی جمہوریت کا دن میں پانچ دفعہ عملی نمونہ اس وقت سامنے آتا جب ایک بادشاہ ایک کسان کے شانہ بشانہ ہو کر سر بسجود ہوتا اور اعلانیہ کہتا "اللہ اکبر"

بھارت کی یہ عظیم شاعرہ مزید کہتی ہیں "میں اسلام کے نہ تقسیم ہونے والے اتحاد اور یکجہتی سے بار بار متاثر ہوئی ہوں کیونکہ یہ انسان کو جبلی طور پر بھائی بھائی بناتا ہے جب آپ لندن میں ایک مصر' یا الجیرین' یا انڈین یا ترک کو ملتے ہیں تو یہ بات اہم نہیں ہوتی کہ مصر ایک مسلمان کا وطن ہے اور بھارت دوسرے کا"

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر دل شر سے خالی ہے تو زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ اور ایسا ہی آنکھ اور سارے اعضاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ن - س)

ممنونِ احسان

ہم چار مربی مغربی افریقہ کے میدان عمل میں جا رہے تھے۔ شلال (مصر) جہاں سے ہم نے آگے جانے کے لئے ایک جہاز نما بڑی کشتی لینی تھی دو تین دن ٹھہرنا پڑا۔ ایک دن میں نے اور میرے ایک ساتھی نے سوچا کہ صحرا کی سیر کی جائے۔ سیر کے لئے نکلے تو کچھ دور جاکر دیکھا' کیمپ لگے ہوئے ہیں۔ یہ ہمارے فوجیوں کے کیمپ تھے' انہوں نے ہمیں دیکھ کر بڑے پیار سے بلایا اور چائے کی دعوت دی' چائے پینے کے بعد ہم نے سوچا کہ پاس ہی سٹیشن ہے گاڑی میں سوار ہو کر پچھلے سٹیشن تک ایک بار پھر جائیں اور وہاں بھی نیل کے کنارے تھوڑی سی سیر کریں' اس سیر کے بعد پتہ چلا کہ واپس جانے کے لئے اب کوئی گاڑی نہیں ہے چنانچہ پیدل چل پڑے۔ اور غیر ملک میں خاص طور پر صحرا میں ہونے کی وجہ سے ڈر بھی لگتا تھا کہ خدا جانے کہ کون شخص آجائے اور ہم سے کیا سلوک کرے۔ چنانچہ واقعی ایسا ہوا کہ دو افراد ہم سے آملے۔ ہم نے سوچا کہ یہ ہمیں اجنبی دیکھ کر اور غیر ملکی بھی' کوئی شرارت نہ کریں۔ ہم نے ان کے ساتھ مصر کے بادشاہ کے متعلق باتیں کرنی شروع کر دیں۔ اور بار بار یہ کہنا شروع کیا کہ بادشاہ مصر زندہ باد۔ کچھ فاصلہ ہمارے ساتھ چلنے کے بعد وہ کسی اور طرف چلے گئے۔ ہم نے سکھ کا سانس لیا شام ہو چکی تھی اور رات ڈھلنے لگی تھی۔ چنانچہ جب ہم اس جگہ پر پہنچے جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے تو ہم نے دیکھا کہ ہمارا ایک ساتھی حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سجدے میں پڑے ہوئے ہیں اور ہماری خیریت سے واپس آنے کی دعائیں کر رہے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ یہ نظارہ دیکھ کر دل پگھل گیا کہ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ یہ شخص ہمیں کوس رہا ہوتا۔ خدا جانے کہاں چلے گئے خدا جانے کب آئیں گے۔ خدا جانے ان کے ساتھ کسی نے کیا سلوک کیا ہو وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں۔ لیکن کوسنے کی بجائے اس شخص نے ہمارے لئے سجدے میں پڑ کر دعائیں کیں۔ اب آپ بتائیے جو شخص اس طرح کسی کے لئے دعا کرے اسے کس طرح بھلایا جا سکتا ہے۔ اور کیوں نہ اس کے لئے اور اسکی اولاد کے لئے ساری عمر دل سے دعائیں نکلیں گی۔

منزل مقصود پر پہنچ کر میرا قیام نائیجیریا میں تھا۔ میں وہاں کا پہلے امیر مقرر ہوا اور پھر 1955ء میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے مجھے مغربی افریقہ کا رئیس المربیّن بنا دیا۔ اس کے بعد تقریباً بیس سال نائیجیریا گذار کر واپس آیا تو یہاں مزید بارہ سال کام کرنے کے بعد حضرت امام جماعت الثالث نے ایک سال کے لئے سیرالیون بھیج دیا۔ وہاں گیا تو ایک سال کے لئے تھا لیکن پاسپورٹ اور ویزوں کی مشکل کی وجہ سے تقریباً تین چار سال لگ گئے۔ اس دوران بعض اوقات سکولوں کا معائنہ کرتے ہوئے یا ویسے ہی پاکستانی اساتذہ کے گھروں میں جانے کا موقعہ ملتا تھا۔ وہاں پر ہمارے ایک استاد محترم حضرت مولانا عبدالخالق صاحب کے صاحبزادے بھی تھے (چوہدری ناصر احمد صاحب)۔ بیمار رہتے تھے وہ آب و ہوا انہیں راس نہیں آرہی تھی میں نے سوچا کہ انہیں کسی گرم علاقے میں کیوں نہ بھیج دیا جائے چنانچہ نائیجیریا کا انتخاب کیا گیا اور میں نے مکرم محمد اجمل شاہد صاحب جو اس وقت وہاں کے امیر تھے کو لکھا کہ شمالی علاقے میں آپ ان کی تقرری کر دیں انہوں نے میری بات کا پاس رکھا اور ان صاحب کی وہاں تقرری ہو گئی۔ انہوں نے اس وقت سے لیکر اب تک کسی نہ کسی رنگ میں پرانی یادوں کو تازہ رکھا۔ چند روز ہوئے ان کا ایک خط ملا جس میں انہوں نے لکھا تھا "ایک بات کا ذکر کردوں شائد پہلے کیا ہے یا نہیں۔ ایک دفعہ مکرم مولانا اجمل شاہد صاحب کانو آئے اور مجھے کہنے لگے کہ میں سیفی صاحب کو جانتا ہوں وہ عام طور پر سفارش نہیں کرتے۔ لیکن میں حیران ہوں کہ آپ نے کیا کیا۔ انہوں نے آپ کے بارے میں لکھا تھا کہ یہ اسکی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اس لئے اس کی تقرری کی جائے۔ میں نے اجمل صاحب کو بتایا کہ یہ سراسر ان کی ذرہ نوازی ہے ورنہ میں نے تو خود درخواست بھی نہیں کی تھی۔ سیفی صاحب نے جب خود ہی میری حالت دیکھی تو میرے ایک ساتھی کو کہا کہ ان کو کہو کہ لکھ کر دے کہ میری صحت خراب ہے اور میری تبدیلی وہاں کی جائے۔ اس پر وہ بہت حیران ہوئے۔ تو بہرحال دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کے لئے دعا نکلتی ہے کہ محض اباجان کی خاطر آپ نے میرا اتنا خیال رکھا اور اتنی محبت سے پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین اجر دے۔ آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں"۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"علم کے تین مدارج ہیں۔ علم الیقین' عین الیقین' حق الیقین۔ مثلاً ایک جگہ سے دھواں نکلتا دیکھ کر آگ کا یقین کر لینا علم الیقین ہے۔ لیکن خود آنکھ سے آگ کا دیکھنا عین الیقین ہے۔ ان سے بڑھ کر درجہ حق الیقین کا ہے۔ یعنی آگ میں ہاتھ ڈال کر جلن اور حرقت سے یقین کر لینا کہ آگ موجود ہے۔ پس کیسا وہ شخص بد قسمت ہے جس کو تینوں میں سے کوئی درجہ حاصل نہیں۔ اس آیت کے مطابق جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں ہے وہ کورانہ تقلید میں پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا۔ ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے۔ یہ تو وعدہ ہے اور ادھر یہ دعا ہے (ہمیں سیدھی راہ دکھا) سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مدنظر رکھ کر (عبادت) میں دعا بالحاح کرے۔ اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جائے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے۔ فرمایا (-) کہ جو اس جہان میں اندھا ہے وہ اس جہان میں بھی اندھا ہے۔ جس کی منشاء یہ ہے کہ اس جہان کے مشاہدہ کے لئے اسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جانی ہیں۔ آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے حواس کی طیاری اسی جہان میں ہوگی۔ پس کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے۔"

ملک رفیق احمد مربی سلسلہ

یاد رکھنے کی باتیں

فیصل آباد سے چند دن قبل سپر ایکسپریس پر صبح سوار ہوا تو 30 منٹ کے سٹاپ میں پندرہ مانگنے والے آئے جن میں ہر ایک اپنی اپنی مجبوری پیش کر کے کچھ نہ کچھ رقم ڈبے میں سے اکٹھی کر رہا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کے پاس مانگنے کا عجیب ذریعہ تھا وہ یہ کہ اس نے اپنے ساتھ وہ انسان مانگنے کی سفارش کے لئے رکھا ہوا تھا جنہیں عام طور پر شاہ دولہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ فوری طور پر مسافروں میں سے ایک نے تحقیق شروع کی کہ اس شاہ دولہ کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہے اور تم اسے تیز تیز کیوں سارے ڈبوں کا چکر دلوا رہے ہو؟ جواب یہ تھا کہ ہم نے انہیں کرائے یا ٹھیکے پر لیا ہوا ہوتا ہے ہم نے بہرحال اپنی رقم پوری کرنی ہے مانگنا ایک پیشہ بن چکا ہے بعض نوجوان بچیاں ہاتھوں میں اپنی غربت کے شائع شدہ کارڈ لئے ہوئے بسوں یا ٹرینوں میں داخل ہو جاتی ہیں اور ہر سواری کو یہ کارڈ تھما دیتی ہیں اس طرح بہت سے کچھ نہ کچھ رقم ان کی مدد کی خاطر دے دیتے ہیں لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ ان کے نگران بھی ساتھ گھوم رہے ہوتے ہیں جنہوں نے ان کو دیہاڑی پر رکھا ہوتا ہے خدا کے گھر کی تعمیر کے نام پر چندہ اکثر بسوں' اڈوں' ٹرینوں اور سٹیشنوں پر اکٹھا کیا جاتا ہے ایک دن مٹھہ ٹوانہ کے سفر کے لئے بس میں سوار ہوا تو ایک صحت مند نوجوان بس میں داخل ہوا اور داخل ہوتے ہی اس نے کہا کہ خدا کے گھر کی تعمیر کے لئے تمام مسافروں سے التماس ہے کہ کچھ نہ کچھ ادا کریں اور یہ بات بھی آپ کو بتا دیتا ہوں کہ ہر سو میں سے پچاس روپے اکٹھا کرنے والے کے ہوتے ہیں اس لئے چندہ ادا کر کے مجھ جیسے بے روزگار کے بچوں کی پرورش کر کے اجر عظیم حاصل کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی ملک میں وہ طبقہ بھی ہے جنہیں مانگنے کی عادت نہیں ہے۔ اور باپ فوت ہو چکے ہیں۔ مائیں دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کو عار سمجھتی ہیں اس لئے بچوں کو پالنے کی خاطر وہ گھروں میں یا کسی اور جگہ ہاتھ کا کوئی ایسا کام کرتی ہیں جس سے ان کو اور ان کے بچوں کو جینے کے لئے رزق مل سکے اور وہ بھی اس قابل ہو سکیں کہ ان کے بچے لکھ پڑھ سکیں اور عزت والی باوقار زندگی گزار سکیں۔

تصویر کے دوسرے رخ کی جانب ہم ذرا غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اردگرد وہ بھی بستے ہیں کہ جن کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال و دولت ہے۔ گزشتہ دنوں امریکہ کے ایک ارب پتی کے متعلق خبر شائع ہوئی کہ اس نے اپنی ساری عمر اس طرح گزار دی کہ پھٹے پرانے کپڑے پہنتا تھا۔ بجلی اور گیس بھی زیادہ استعمال نہ کرتا تھا تا بل زیادہ نہ آئے اور ڈالروں کو گھر میں ہی مٹی میں دفن کر کے رکھتا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اگر بینک میں جمع کروائے تو لوگوں کو اس کی دولت کا علم ہو جائے گا اور اپنے عزیزوں دوستوں سے تعلقات بڑھانے سے کتراتا تھا کہ دولت خرچ نہ ہونے پائے۔ آخر جب بڑھاپا آپہنچا اور کمزوری اور بیماری نے آلیا تو اس نے اپنے کئی سولاکھ ڈالر اپنے اردگرد رکھ لئے اور ان کاغذوں کو کھانا شروع کر دیا اور یہی ڈالر اس کے گلے میں پھنس گئے اور وہ مر گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ دولت دراصل وہی ہماری ہے جو ہم اپنی زندگی اور ہوش و حواس میں اپنے لئے' اپنے عزیزوں' بچوں کے لئے اور ان کے لئے خرچ کرتے ہیں جنہیں حقیقتاً زندگی گزارنے کے لئے مدد درکار ہے لیکن اگر سستی اور غفلت ہوتی رہی اور دولت جمع کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو کار خیر میں خرچ کرنے کی توفیق نہ ملی تو یہ دولت دوسروں کے ہاتھ جائے گی اور بہرحال کوئی بھی اس کو آپ کی قبر میں آپ کے ساتھ دفن کرنے کے لئے تیار نہ ہو گا اور اگر دفن کر دی گئی تو کفن چور قبریں اکھیڑنا شروع کر دیں گے۔ یورپ اور امریکہ میں بعض اخبارات میں واقعات شائع ہوتے رہتے ہیں کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آگیا تو انہوں نے اپنی ساری جائیداد یا جائیداد کا کثیر حصہ خیراتی اداروں کو دے دیا تا ان کی دولت ان کے لئے خرچ ہو جو مدد کے محتاج ہیں۔ بعض جگہوں پر مجھے ذاتی طور پر جانے کا موقعہ ملا تو معلوم ہوا کہ ان کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کپڑے لحاف وغیرہ نہیں ہیں لیکن ان کی یہ عادت نہیں تھی کہ دوسروں کے سامنے اپنی ضروریات بیان کر کے ہاتھ پھیلائیں اور نہ ہی آپ ان معاملات کی تحقیق کے لئے گھر گھر پھر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر مانگنے والا ضروری نہیں کہ محتاج ہو۔ ہو سکتا ہے بعض لوگوں نے اس کو پیشہ بنا لیا ہو اس لئے ہمیں اس معاملہ میں ان کی طرف رجوع کرنا چاہئے جنہیں ایسے مستحقین کی تلاش کرنا اور ان کا ساتھ دینے کی اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

ہر انسان جب ان کو دیکھتا ہے جو اس سے زیادہ کمزور یا غریب و نادار ہیں تو وہ خدا کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ان کو بھی اپنے ساتھ شریک کرنے کی پوری سعی کرتا ہے۔ امیری اور غریبی بھی عجیب ہے۔ اگر کسی کے پاس سائیکل نہیں تو وہ سائیکل والے کو امیر سمجھے گا لیکن سائیکل والا کار والے کو امیر دیکھے گا۔ کئی لاکھ کا مالک کروڑوں کے مالک کے سامنے غریب نظر آئے گا لیکن ہزاروں والے کے مقابل میں امیر ہو گا۔ اس لئے آپ اپنے سے کمزوروں غریبوں کو دیکھیں تا آپ کا دل ہر وقت شکرانے کے لئے تیار رہے اور تا ہر حالت میں خواہ عسر ہو یسر ہو' تنگی ہو کہ آسائش ہو آپ ہر لحہ اپنا ہاتھ اوپر رکھنے والے ہوں اور کبھی مدد سے ہاتھ کھینچنے والے نہ ہوں۔

ooo

خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجات عطا کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ تحریر فرماتے ہیں:-

جماعت احمدیہ کے ایک فدائی کارکن مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی .بقضائے الٰہی 12- فروری 1997ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے اور ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مکرم خواجہ صاحب نے 1938ء میں جبکہ آپ اٹھارہ سال کے تھے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کے خاندان کے اکثر افراد احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ اندریں صورت آپ کا بیعت کرنا بڑی جوانمردی کا کام تھا۔ آپ ایک ہمہ صفت موصوف کارکن تھے۔ تربیت کا میدان ہو کہ رشد و ہدایت کا یا مالی قربانیوں کا ہر جگہ آپ مناسب حال مقام پیدا کر لیتے تھے۔

میری ان سے پہلی ملاقات سیالکوٹ چھاؤنی میں مکرم بشیر حیات صاحب (جو آج کل لندن میں ہیں) کی بیٹھک میں غالباً 40-1939ء میں ہوئی صاحب خانہ نے انہیں دعوت الی اللہ کی غرض سے ایک مختصر سی نشست میں تقریر کے لئے بلایا ہوا تھا۔ مکرم خواجہ صاحب نے ایسی دلنشیں تقریر فرمائی کہ آج تک طبیعت پر اس کا اثر ہے اور بندہ اس وقت سے ان کا مداح رہا ہے۔

فروری 1981ء میں آپ نے تحریک جدید کے مالی میدان میں خدمات کا آغاز کیا۔ بفضل خدا بحیثیت انسپکٹر آپ ہر جماعت میں مفید اور نتیجہ خیز خدمات انجام دیتے رہے۔ مخلصین جماعت آپ کو یاد رکھتے اور انہیں دوبارہ بھجوانے کی درخواست کرتے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور انہیں درجات کی بلندی سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

مکرم ناصر احمد خالد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور سے لکھتے ہیں۔

جناب مولانا نسیم سیفی صاحب۔ سلام اور رحمت

آج سے چالیس سال پہلے 1957ء کی بات ہے۔ میں قادیان دارالامان زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ قادیان کے بیت الدعا میں جانے کے لئے جب میں بیت مبارک کے دروازے کے راستہ داخل ہوا۔ تو دیکھا کہ قادیان کے ایک بزرگ درویش بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت فرش کی اینٹیں تبدیل کر رہے تھے۔ فرمایا "واپسی پر ایک تبرک لیتے جانا" انہوں نے مجھے دار..... قادیان کے پرانے فرش کی آدھی اینٹ عنائت کی۔ جسے میں نے بڑی احتیاط سے اخبار کے کاغذ میں لپیٹ کر اپنے بیگ میں رکھ لیا۔ جو احباب اس زمانے میں قادیان جایا کرتے تھے۔ انہیں یاد ہو گا۔ کہ انڈین بارڈر پر ایک سمارٹ سکھ کسٹم انسپکٹر ہوا کرتا تھا۔ اس نے میرا سامان چیک کرتے ہوئے اس پیکٹ کو کھولا۔ تو اس میں سے پرانی آدھی اینٹ کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ پہلے تو اسے الٹ پلٹ کر حیرانگی سے اس کا معائنہ کرتا رہا۔ پھر طنزاً مجھ سے پوچھا "کیا یہ سونے کی اینٹ ہے؟" میں نے جواب دیا۔ "اس سے بھی زیادہ قیمتی!" وہ سکھ پہلے ہی حیران تھا۔ میرا جواب سنکر اور زیادہ اپ سیٹ ہو گیا۔ اور اس کے پلے کچھ نہ پڑا۔ جب میں نے اسے اس اینٹ کی بیک گراؤنڈ سے آگاہ کیا۔ تو وہ بہت عقیدت اور حیرانگی سے میری باتیں سنتا رہا۔ یہ اینٹ کا ٹکڑا۔ جس پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ' حضرت اماں جان۔ خاندان اور دیگر بزرگان سلسلہ کے مقدس پاؤں پڑے تھے۔ میرے والد صاحب جناب پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب ایم۔ اے کے مکان "خالد منزل ربوہ" کی ایک دیوار میں نصب ہے۔ جس سے ہمارے گھر میں برکت ہی برکت ہے۔ گذشتہ دنوں ربوہ جانے کا اتفاق ہوا۔ اچانک میری نظر جو اس اینٹ پر پڑی تو یہ بھولی بسری بات یاد آ گئی۔ اللہ تعالیٰ درویش محترم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت کے درجات بلند کرے۔

مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ دارالصدر شمالی ربوہ سے لکھتے ہیں۔

دعا کی قبولیت اور خدا تعالیٰ کی نشان نمائی کو جو آپ نے الگ الگ کر کے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانے اور یقین کرنے کا موثر طریق ذکر کیا ہے (اداریہ 19 فروری) اس سے بڑا لطف آیا۔ اللہ کرے زور بیاں اور زیادہ۔ دنیا میں شائد ہی کوئی اور اخبار ہو گا جس کی قارئین کو اس قدر انتظار رہتی ہو گی اور ملنے پر ایسی زوردار طلب کہ جب تک نہ دردتک سارا جام حلق میں انڈیل نہ لیں الفضل ہاتھ سے چھوڑنے کو دل نہ چاہے (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہ افتاں و خیزاں آپ ان مشکل حالات میں بھی اس جام کو بزم عشاق میں گردش میں رکھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

عرصہ کے لحاظ سے آپ کے قلم کا امتحان اب دوسرے دہاکے کے وسط کو چھو رہا ہے۔ اس لمبے عرصہ میں اس کوشش میں کہ دَور مے میں کہیں رکاوٹ نہ در آئے کیا کیا پاپڑ بیلنے نہیں پڑے۔ نئی نئی بندشیں رواج میں لانا پڑیں۔ یعنی عبادت کرنے کو عبادت "پڑھنا" اور مبارک مہینہ کو اس کے اصل نام کی بجائے اسکی برکت کے اثرات سے یاد کرنا اور ایک dash کو ایسے محذوف کے طور پر ظاہر کرنا جسے ساقی اور مے خوار ہی سمجھتے ہیں۔ وہ جنہیں جام اٹھانے کا سلیقہ نہیں وہ ان بندشوں اور اشارات سے کیا لطف اٹھائیں گے۔ میرے بھائی آپ کی مجبوری اور پابندی کی ترشی آپ سے پینے والے بادہ خواروں کا نشہ اتارتی نہیں بلکہ اور زیادہ نشہ چڑھا دیتی ہے۔ قریباً ساٹھ سال پہلے سنی ہوئی کسی کی رباعی یاد آئی:-

میں شوقِ تمنا کے سہارے نہیں پیتا
کم ظرفیٔ احساس کے مارے نہیں پیتا
اس واسطے پیتا ہوں کہ جل جائے جوانی
واللہ کسی شوق کے مارے نہیں پیتا

ساقیا! پلائے جا۔ پلائے جا۔

سیفی بھائی! 11 سال دفتر وصیت میں کام کیا اس میں سے کوئی 5/6 سال کا عرصہ ہم دونوں کو مجلس کارپرداز میں اکٹھا بیٹھنا بھی نصیب ہوا۔ 40 سالہ سرکاری سروس میں بھی کام کیا لیکن جو لطف اطمینان۔ سکینت اور اعتماد کی دولت یہاں نصیب ہوئی جس کا کہ وصیت اور الفضل دونوں ہی حصہ ہیں وہ کہیں اور نہیں۔ اس پانی کی مچھلی کو شائد کوئی اور پانی نہ موافق ہے اور نہ گوارا۔

آپ کی پگ ڈنڈی قلم ہاتھ میں لئے جس پر آپ کو ہر روز سفر کرنا ہوتا ہے تنگ بھی ہے اور خاردار جھاڑیوں میں سے گذرتی ہوئی بل دار بھی۔ دامن بچاتے جائیے۔ مولا کریم سر راہ کھڑا ہے۔ وہ سہارا دیتا رہے گا۔ آمین

باقی صفحہ 6 پر

یادرفتگان

محترم چوہدری احمد مختار صاحب

چوہدری محمد ابراہیم

ایرانؔ کے ایک مصنف نے اپنی تصنیف (پنج حکایت) میں لکھا ہے کہ "دنیا ایک سٹیج ہے ہر آدمی آتا ہے اپنا کردار ادا کرتا ہے اور چلا جاتا ہے"۔

درجہ بندی بہرحال مسلّم ہے بعض لوگ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں ان کی یاد دلوں میں کوئی زیادہ دیر قائم نہیں رہتی مگر بعض خوش قسمت اس دنیا میں آکر کچھ اس قسم کا کردار ادا کرتے ہیں کہ وہ اپنی یادوں کو دلوں میں گہرا اور اپنے انمٹ نقوش چھوڑ جاتے ہیں۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے دین کی خدمت میں کچھ اس قسم کی فدائیت کا مظاہرہ فرمایا کہ ان کا شمار سابقون الاولون میں ہونے لگا۔

چوہدری صاحب کے ساتھ اس عاجز کی شناسائی اگرچہ اس وقت سے تھی جب وہ 1959ء میں انصار اللہ کے زعیم اعلیٰ مقرر ہوئے بعد میں ایک لمبے عرصہ تک وہ جماعت کراچی کے امیر رہے میں کبھی کراچی گیا یا وہ جماعتی تقریبات کے سلسلے میں ربوہ تشریف لائے تو سلام دعا ہو جاتی تھی ان کے ساتھ گہرا تعلق اس وقت ہوا جب کہ 1992ء کے شروع سے انصار اللہ کے مقدمات کے سلسلے میں خاکسار کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ کراچی جانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہمارا قیام کراچی جماعت کے ڈیفنس کے گیسٹ ہاؤس میں ہوتا (اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے) اور چوہدری صاحب اپنے جماعتی فرائض کی ادائیگی کے لئے گیسٹ ہاؤس ہی میں مقیم تھے زیادہ نہیں تو کم از کم ایک تاریخ پیشی تو ضرور پڑتی۔ ہم جاتے تو بہت تپاک سے پیش آتے حال چال پوچھتے سفر کی صعوبت پر اظہار افسوس کرتے اور دلداری فرماتے عبادات اکٹھی پڑھنے کے علاوہ اپنی مصاحبت میں بٹھاتے اور چائے کا دور ضرور چلتا۔ مقدمات کی تفصیل معلوم فرماتے اور ہر ممکن مدد سے نوازتے۔ کراچی سے ڈیڑھ سو میل سندھ کے اندر (ٹنڈو آدم) تاریخ پیشی کے لئے آنا پڑتا تو گاڑی سمیت سفر کی ہر سہولت مہیا کرنے کی کوشش فرماتے۔ بعض اوقات یہ سوال پیدا ہوتا کہ چونکہ ہماری تاریخ پیشی ٹنڈو آدم نہیں پڑتی ہے اس لئے ہم نواب شاہ یا شہداد پور کی قریب کی جماعت کے پاس ہی ٹھہر جایا کریں مگر کبھی اس کی اجازت نہ دی فرماتے کہ ربوہ سے آنے والے لوگ ہمیں بہت عزیز ہیں سندھ کے حالات خراب ہیں اس لئے ان کی حفاظت کے پیش نظر ان کو کسی اور جگہ ٹھہرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

ایک دفعہ گذشتہ سال ستمبر کی کسی تاریخ کو ہمیں کراچی سے ضلع حیدر آباد کے سالانہ اجتماع انصار اللہ میں شمولیت کے لئے جانا تھا اگلے دن کراچی میں ہماری تاریخ پیشی تھی وقت کم تھا حیدر آباد جانے اور آنے کا مسئلہ پیش تھا غالباً جماعت کی گاڑیاں بھی جماعتی کاموں میں مصروف تھیں۔ چوہدری صاحب کی خدمت میں یہ مسئلہ پیش ہوا تو فوراً فرمایا کہ گاڑی صبح آپ کو حیدر آباد لے جائیگی اور شام کو واپس لے آئیگی۔ کراچی کے اندر سیر وغیرہ کے لئے بھی اکثر ٹرانسپورٹ کا انتظام فرما دیتے۔ گیسٹ ہاؤس میں مہمانی کے علاوہ بعض اوقات کراچی کے کسی اچھے ہوٹل میں بھی دعوت کا انتظام فرماتے۔

ان کی مجلس میں ہم ہمیشہ ان کی گفتگو سے لطف اٹھاتے۔ انتظامی صلاحیتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں کراچی کے علاوہ سندھ اور بلوچستان میں بعض جماعتی کاموں کی نگرانی بھی آپ کے ذمے تھی۔ ان فرائض کی ادائیگی کے لئے کبھی کسی خوف و خطر کو اپنے پاس نہیں آنے دیا۔ علم بہت گہرا تھا۔ میں تو ان کی علمیت کا ایک عرصہ سے معترف تھا مجھے یاد ہے کہ انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات میں ان کی تقریر عام طور پر تعلق باللہ کے موضوع پر ہوتی بولنے کا انداز بہت پیارا تھا اور اعتماد سے پر تھا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو غریق رحمت فرمائے ان کے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایٹمی دھماکوں کی نگرانی کے عالمی مرکز کا قیام

اقوام متحدہ نے آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں ایٹمی دھماکوں کی نگرانی کا ایک عالمی مرکز قائم کر دیا ہے۔ یہ مرکز دنیا کے کسی بھی علاقے میں اور زمین کے گرد خلاء میں ایٹمی دھماکوں کا پتہ لگائے گا۔ اس مرکز کے قیام کا مقصد ایٹمی تجربات پر پابندی کے معاہدے کے نفاذ پر نظر رکھنا ہے۔ اس معاہدے کو اقوام متحدہ نے گزشتہ سال منظور کیا تھا اور اس پر 142 ممالک نے دستخط کئے تھے۔ اس کے اطلاعاتی نظام کو موثر بنانے کے لئے دنیا بھر میں 300 مراکز قائم کئے جائیں گے جو نگرانی کے آلات سے لیس ہوں گے۔ یہ مراکز ہوا کی رفتار اور سمندر کی لہروں میں ایٹمی تابکاری اور ایٹمی دھماکے کے نتیجے میں زمین کی غیر معمولی حرکات کو نوٹ کریں گے اور ان مشاہدات کو اپنے مرکز کو ارسال کریں گے۔ یہ مرکز اس معاہدے پر دستخط کرنے والے ممالک کے تعاون سے قائم کیا گیا ہے۔ اس معاہدے میں بھارت پاکستان اور شمالی کوریا جیسے چند ممالک شامل نہیں ہیں۔

اس مرکز کے تحت دنیا کے کسی بھی کونے میں ایٹمی دھماکے کا فوراً پتہ چل سکے گا اور کوئی ملک خفیہ طور پر ایٹمی دھماکہ نہیں کر سکے گا۔

OOO

اسلامی انتہاپسندوں کی دھمکی

شمالی پیرس میں واقع الدعویٰ نامی مسجد میں بم کے دھماکے کے بعد ورلڈ اسلامک فرنٹ نے فرانسیسی حکومت کو دھمکی دی ہے کہ اگر فرانس کی مساجد میں بموں کے دھماکے ہوتے رہے تو اس کے نتیجہ میں بعض فرانسیسیوں کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ورلڈ اسلامک فرنٹ نے یہ وارننگ فرانس کی خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کو بھجوائی ہے۔

OOO

البانیہ میں شہریوں کی نقل مکانی

البانیہ میں ملک بھر میں مظاہروں اور باغیوں کی طرف سے کارروائیوں کے بعد البانیہ کے باشندوں نے گھبرا کر ملک چھوڑنا شروع کر دیا ہے چند دن قبل یہ خبر ملی تھی کہ البانیہ سے فرار ہونے والوں کا ایک جہاز مسافروں کی کثرت کی وجہ سے ڈوب گیا لیکن خوش قسمتی سے مسافروں کو بچا لیا گیا۔ ان مسافروں کی تعداد 900 تھی۔

اب یہ خبر ملی ہے کہ البانیہ کے مزید سینکڑوں باشندے اپنے ملک سے فرار ہو کر اٹلی پہنچ گئے ہیں اور یوں ان پناہ گزینوں کی تعداد 7 ہزار ہو گئی ہے۔ جنوب مشرقی اٹلی کی بندرگاہ پر سرکاری حکام کا کہنا ہے کہ بے سروسامان لوگوں کو لے کر مزید کئی کشتیاں اٹلی کے ساحل کی طرف آ رہی ہیں۔ بین الاقوامی امدادی کارکنوں کا کہنا ہے کہ روزانہ ایک ہزار سے زیادہ البانوی باشندے اپنا ملک چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ اور یہ لوگ زیادہ تر اٹلی اور یونان میں پناہ حاصل کر رہے ہیں۔

دریں اثناء یورپی یونین کی ایک ٹیم اس خلفشار اور تشدد سے نکلنے کی راہ تلاش کرنے لئے البانیہ میں موجود ہے۔

OOO

بھارتی باشندوں پر امریکہ کی پابندی

بھارتی پارلیمنٹ میں گزشتہ روز امریکہ کے نقل وطن کے متعلق نئے قانون پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا۔ ان نئے قوانین کے تحت ہزاروں بھارتی شہریوں پر والدین یا بیوی بچوں کو امریکہ اپنے ساتھ لے جانے پر پابندی لگ جائے گی۔

بھارتی پارلیمنٹ کے ایک رکن نے کہا ہے کہ یہ قانون قومیت اور انسانی حقوق کے خلاف ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ یہ معاملہ امریکی حکومت کے ساتھ اٹھایا جائے۔ کیونکہ اس قانون سے ہزاروں بھارتی شہری متاثر ہوں گے۔ اور ایسے لوگ اپنے خاندانوں سے کٹ کر رہ جائیں گے۔

OOO

برما میں منشیات کا کاروبار

افغانستان اور برما دنیا بھر میں افیون کی کاشت کے سب سے بڑے مرکز مانے جاتے ہیں۔ ماضی میں پاکستان کے صوبہ سرحد میں ایسی ہی صورت حال تھی مگر پاکستانی حکومتوں نے امریکہ کے دباؤ پر افیون کی کاشت والے علاقوں میں سختی کی۔ وہاں فصلیں اجاڑ دی گئیں اور افیون سے ہیروئن بنانے والی چھوٹی چھوٹی لیبارٹریوں کو تباہ کر دیا گیا۔

برما میں فوجی حکومت نے ایک لمبے عرصے سے اقتدار سنبھال رکھا ہے اور ملک میں جمہوریت نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ شاید اسی لئے وہاں پر پوست اور افیون کی کاشت وسیع پیمانے پر کی جاتی ہے۔

امریکہ اور برما کے ماہرین نے برما میں افیون کی کاشت کا سروے مکمل کر لیا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا تیسرا سروے ہے جو افیون کی کاشت کے اس سب سے بڑے ملک میں کیا گیا ہے۔

امریکہ نے برما میں منشیات کے شہنشاہ لارڈ خونسا پر فرد جرم عائد کی تھی۔ اس نے خود کو برما کے حکام کے حوالے کر دیا تھا۔ امریکہ نے مطالبہ کیا کہ اس ملزم کو امریکہ کے حوالے کر دیا جائے مگر برما کی فوجی حکومت نے، جس پر خونسا کی پشت پناہی کا الزام ہے، امریکہ کی یہ درخواست مسترد کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ خونسا کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔

OOO

اسرائیل کی ہٹ دھرمی

اسرائیل نے بیت المقدس میں ساڑھے چھ ہزار مکانات تعمیر کرنے کا منصوبہ شروع کر دیا ہے۔ اس یہودی بستی کے قیام کے خلاف دنیا بھر کے ممالک نے اسرائیل کی مذمت کی ہے۔ لیکن اسرائیل ہٹ دھرمی سے کام لے رہا ہے۔ اسرائیل کے وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ ہمیں ڈرا دھمکا کر یہودی بستی کی تعمیر سے نہیں روکا جا سکتا۔

اسرائیل کے کارکن سخت حفاظتی انتظامات میں جبل ابو غنیض پر پہنچے اور بلڈوزروں کی مدد سے کام شروع کر دیا ہے۔

امریکہ اور یورپی یونین کے ممالک نے اسرائیل کی اس بستی کے قیام کے خلاف رائے دی ہے اور اس اقدام کو مشرق وسطی میں امن کے عمل کو سبوتاژ کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔ کیونکہ عرب اسرائیل معاہدے کے تحت بیت المقدس کی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ اور چند سالوں کے بعد اس پر غور ہو گا۔ لیکن اسرائیل نے اس سمجھوتے کو فراموش کر کے اس کی صریحاً خلاف ورزی شروع کر دی ہے۔

OOO

تعارف

بشکریہ ٹیکنیکل میگزین 97-1996ء

مغل باغات

تشریح و توضیح تحفظ اور نتائج

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور حکومت پاکستان کے محکمہ آثار قدیمہ اور عجائب گھر۔ اور آر تھر۔ ایم۔ سیلکر، جو کہ امریکہ کی واشنگٹن ڈی۔ سی کی سمتھ سونین انسٹی ٹیوشن سے تعلق رکھتے ہیں نے مل کر مغل باغات کے متعلق ایک تحقیقی مطالعہ کا کام کیا۔ اس اجتماعی مطالعہ کے اختتام پر نومبر 1933ء کو لاہور میں ایک سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا۔ اسی مطالعہ اور سمپوزیم پر مشتمل ایک کتاب شائع کی گئی ہے جس کا نام ہے "دی مغل گارڈن تشریح و توضیح تحفظ اور نتائج"۔

مغل باغات اگرچہ اپنی خوبصورتی اور علامتی حیثیت کے وجہ سے بین الاقوامی طور پر مشہور ہیں لیکن ان کی طرف وہ توجہ نہیں دی گئی جن کے وہ حق دار تھے۔ اور ان میں سے بہت تھوڑی تعداد محفوظ رہ سکی ہے۔ آرکیٹکٹس، پلینرز، ماہرین آثار قدیمہ، جغرافیہ دان، تاریخ دان اور اسی طرح کے دوسرے پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی توجہ اس طرف موڑنے میں یہ کتاب بہت بڑا کردار ادا کرے گی۔ اس کے علاوہ یہ کتاب عام پبلک میں دنیا کے اس حصے میں موجود تمدنی ثقافتی ورثے کے سلسلے میں بھی آگاہی زیادہ کرنے کا موجب ہو گی۔

کتاب جو کہ فیروز سنز نے شائع کی ہے تین حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ ہر حصہ ایک خاص موضوع پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں مغل دور میں بنائے گئے باغات کے متعلق ہمارے بنیادی خیالات کی دوبارہ تعیین کی گئی ہے۔ اس حصہ میں جو نئی تشریحات بیان کی گئی ہیں وہ علاقائی تمدنی کے علاوہ فزیکل بھی ہیں۔ دوسرے حصہ میں ان مسائل اور چیلنجز کا ذکر کیا گیا ہے جو ان باغات کے تحفظ اور دیکھ بھال سے متعلق ہیں۔

تیسرے حصہ میں موجودہ زمانہ کے سائنس دانوں کے لئے مغل باغات میں موجود کس قسم کے اسباق / نتائج کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کتاب کا یہ حصہ ان باغات کے متعلق جدید معانی کے سلسلے میں مستقبل میں اٹھائے جانے والے سوالات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔

مصنف کا تعارف

ہمارے احمدی دوست مکرم ڈاکٹر محمود حسین جو اس کتاب کے پرنسپل ایڈیٹر ہیں یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کے پروفیسر اور اسی یونیورسٹی کے شعبہ آرکیٹیکچر اور پلاننگ کے ڈین ہیں۔

آپ نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری انگلستان کی یونیورسٹی آف شیفیلڈ سے حاصل کی اور آرکیٹیکچر میں بی۔ ایس۔ سی۔ لاہور کی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی سے کی وہ کافی عرصہ سے امریکہ کی یونیورسٹی آف کولوراڈو 'بولڈر' اور حکومت پاکستان کے محکمہ آثار قدیمہ کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مغل باغات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ آپ نے مغل فن تعمیر اور متعلقہ تعمیر شدہ ماحول پر ملکی و غیر ملکی رسائل میں کئی مضامین شائع کروائے ہیں۔

انہوں نے دیگر دو مصنفین نعیم میر اور جیمس۔ ایل۔ وسکوٹ کے ساتھ مل کر یہ کتاب لکھی ہے۔ آپ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے بھی سرگرم اور پرخلوص ممبر ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

ذہن میں کئی ایسی یادیں ہیں جو راستہ دکھانے والے ستاروں کی محبت کا مآل ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ کاغذ پر اتار کر آپ کو بھیجوں لیکن آنکھیں کسی حد تک مجبوری بن گئی ہیں۔ امریکہ اور یورپ دونو جگہ ہو آیا ہوں ڈاکٹروں کی رائے ہے انہیں آنکھوں سے گذارا کرو اب انہیں مزید چھیڑنا ٹھیک نہ ہو گا۔ سوائے دعا کے اور کوئی علاج نہیں۔ دعا کی تحریک کر سکیں تو شکر گذار ہوں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم جلال الدین شاد صاحب۔ ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کو ویگن کے حادثہ میں بازو پر فریکچر ہو گیا ہے ان کے بازو پر پلستر لگایا گیا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا کاملہ عطا فرمائے۔

○ عزیز نوید احمد ابن مکرم میاں عبد الواحد صاحب سمن آباد لاہور کی تلی بڑھ چکی ہے۔ مورخہ 27 مارچ 1997ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں اپریشن ہو گا۔ اپریشن کی کامیابی اور بچے کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں رفیق احمد صاحب آف ملتان اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بیٹے کی ٹانگ ران کے قریب سے موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی اپریشن کر کے جوڑا گیا ہے مگر زخم ٹھیک نہیں ہو رہا زخم خراب ہو جاتا ہے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد یامین صاحب ساکن کنری پاک حال کراچی بعارضہ قلب مورخہ 18- فروری 1997ء بقضائے الٰہی بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ کراچی کے احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ امانت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری سیف الرحمن صاحب (چک نمبر 2/TDA ضلع خوشاب) مورخہ 97-3-17 اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر 63 سال انتقال فرما گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ احباب دعا کریں خدا تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔

دعائے نعم البدل

○ عزیزہ ثمینہ طاہر بنت مکرم طاہر احمد عباسی صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ مورخہ 10- مارچ کو بعمر 12 سال وفات پا گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

بجلی بند رہے گی

24- مارچ 1997ء بوقت 9 تا 2 بجے
30- مارچ 1997ء بوقت 9 تا 4 بجے
31- مارچ 1997ء بوقت 9 تا 4 بجے

(واپڈا)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مبارک احمد صاحب طاہر بابت ترکہ مکرم مولانا محمد منور صاحب)

مکرم مبارک احمد صاحب طاہر ابن مکرم مولانا محمد منور صاحب ساکن کوارٹر نمبر 24 تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 10/42 واقع محلہ فیکٹری ایریا ربوہ برقبہ 10 مرلہ میں سے جو ان کا حصہ 5 مرلے ہے وہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم مبارک احمد صاحب طاہر (پسر)
3۔ محترمہ امۃ النور طاہرہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

اعلان داخلہ بی ایس سی (اپیلائیڈ جیالوجی) تین سالہ ڈگری کورس انسٹی ٹیوٹ آف جیالوجی پنجاب یونیورسٹی قائد اعظم کیمپس لاہور

○ پنجاب یونیورسٹی کے اس ادارہ نے بی ایس سی اپیلائیڈ جیالوجی تین سالہ ڈگری کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

پہلے اور دوسرے سالانہ امتحان 1994ء، 1995ء اور پہلے سالانہ امتحان 1996ء میں انٹر میڈیٹ (پری انجینئرنگ) کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ درخواست دینے کے اہل ہیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31- مارچ 1997ء مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان

○ پیرامیڈیکل کورسز جو کہ (ڈسپنسر- سینٹری انسپکٹر- ریڈیو گرافر- اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ- لیبارٹری اسسٹنٹ و ٹیکنیشن- ڈینٹل ٹیکنیشن اور ڈائیٹیشنز) پر مشتمل ہے کے لئے آئندہ امتحان مورخہ 6- مئی 97ء سے منعقد ہو گا۔ داخلہ فارموں کے ساتھ امتحانی فیس بشکل بینک ڈرافٹ / پے آرڈر بحق سیکرٹری پنجاب میڈیکل فیکلٹی لاہور منسلک کیا جائے تمام کیٹاگریز کی امتحانی فیس مبلغ-/600 روپے ہے داخلہ فارموں کی وصولی کی آخری تاریخ 15- اپریل 97ء اور لیٹ فیس کے ساتھ 21- اپریل 97ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے میڈیکل فیکلٹی سے رابطہ کیا جائے۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 28- مارچ 1997ء

12-00	رات- جرمن پروگرام-
1-00	اردو کلاس (نیا)-
2-00	بزم مشاعرہ ناصرات ربوہ-
3-00	نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
4-00	ڈچ زبان سیکھئے-
5-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30	چلڈرنز کارنر-
6-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00	کوئز پروگرام- ناصرات الاحمدیہ- شیخوپورہ بمقابلہ راولپنڈی (دوبارہ)-
8-00	صبح- الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 23-(94-5-11) حصہ اول (دوبارہ)
9-00	ڈچ زبان سیکھئے-
10-00	نیچرل کیور- ہومیو پیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)
11-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30	چلڈرنز کارنر-
12-00	دوپہر- پشتو پروگرام- واقفین نو- پشاور-
1-00	بزم مشاعرہ- ناصرات ربوہ (دوبارہ)-
2-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)-
3-00	اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00	بنگالی پروگرام-
5-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30	درود شریف اور نظم-
6-00	خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 97-3-28
7-15	رات- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
8-15	کمپیوٹرز ہر ایک لئے- حصہ سوئم-
9-00	لقاء مع العرب (نیا)-
10-00	سواحیلی پروگرام-
11-00	اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30	چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-

بقیہ صفحہ 3

اسی طرح مہاتما گاندھی نے اپنے ناقابل تقلید سٹائیل میں کیا خوب کہا ہے "کسی نے کہا ہے کہ ساؤتھ افریقہ میں یوروپین لوگ اسلام کی آمد سے خوف کھاتے ہیں وہ مذہب جس نے سپین کو تہذیب و تمدن سکھایا۔ اسلام جو روشنی کا مینار بن کے مراکش آیا اور دنیا کو اس نے بھائی چارے کا خوش آئند پیغام دیا۔ ساؤتھ افریقہ کے یوروپین اسلام کے ظہور سے گھبراتے ہیں وہ سفید فام قوموں کے ساتھ مساوات کا تو دعویٰ کرتے ہیں لیکن اخوت و مساوات اگر گناہ ہے تو انہیں پھر ضرور خوف زدہ ہونا چاہئے"

حج کے موقع پر ہر سال دنیا اسلام کی اس بین الاقوامی نمائش کا معائنہ کرتی ہے جس میں تمام قوموں، رنگ و نسل اور اعلیٰ مرتبہ کے انسان ایک ہی لیول پر ملتے ہیں، نہ صرف یوروپین، افریقن، عرب، ایرانی، انڈین، اور چینی اقوام کے لوگ ایک روحانی فیملی کے ممبر بن کے مکہ میں اکٹھے ہوتے ہیں بلکہ ہر شخص ایک قسم کے لباس میں ملبوس ہوتا ہے ہر انسان دو سفید چادروں کو اوڑھ کر حاضر ہوتا ہے ایک لنگوٹی کمر کے ارد گرد، اور دوسری شانوں پر، ننگے سر، بغیر کسی شان و شوکت کے یہ الفاظ دہراتے ہوئے

لبیک، لبیک، اللھم لبیک، لاشریک لک، لبیک

یوں بڑی شان والے اور کمتر انسان میں کوئی فرق نہیں رہتا اور ہر حاجی اسلام کے اس بین الاقوامی پہلو سے متاثر ہو کر گھر لوٹتا ہے۔

پروفیسر ہرگرانجی Hurgronje نے اس موضوع پر اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ "لیگ آف نیشنز کی بنیاد پیغمبر اسلام نے رکھی اور یوں انسانی اخوت کے بین الاقوامی اتحاد کے اصول کی بنیاد ایسی کائیناتی بنیادوں پر رکھی گئی کہ دوسری قوموں نے اس سے سبق سیکھا امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا کی کوئی دوسری قوم لیگ آف نیشنز کے آئیڈیا کو حقیقت کا جامہ پہنانے میں اسلام سے مقابلہ نہیں کر سکتی" (جاری)

ہومیو پیتھک ادویات — خصوصی رعائت کے ساتھ

جرمنی سیل بند 10ML	3X-30	200	1000	ایک لاکھ	بایو کیمک 20 گرام 3X-6X	مدر ٹنکچر 20ML
رعائتی قیمت	45/-	55/-	75/-	120/-	40/-	85/-

اس کے علاوہ کھلی پوٹینسی، مدر ٹنکچر، بایو کیمک، پلاسٹک، شیشے کے ڈراپرز، ٹیوبز، ملک شوگر گولیاں، ہومیو پیتھک بکس اور کتابیں رعائتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
فون گھر: 211399
کلینک: 212399

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اب مایوسی کی جگہ امید نے لے لی ہے۔ جمہوریت کے بارے میں خدشات دور ہو گئے ہیں۔ انتخابات کے کئی مثبت نتائج برآمد ہوئے۔ بھارت حقیقت پسند ملک ہے اس کے ساتھ سربراہی مذاکرات بھی ہو سکتے ہیں انہوں نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ملک میں امن و امان کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ قومی صورت حال اطمینان بخش نہیں ہے۔ قانون کی حکمرانی کا تصور ناپید ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آرڈی ننسوں پر انحصار کم کیا جائے۔ مالیاتی بد انتظامی نے پورا ڈھانچہ تباہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری نااہلی کے لئے اپوزیشن تحقیقاتی کمیٹی بنوالے ملکی صورت حال میں قومی قرض بھیانک شکل اختیار کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی توقعات حکومت کے لئے بڑا چیلنج ہیں۔ غیر ملکی مبصرین نے انتخابات کی غیر جانبداری اور شفاف نوعیت پر اعتراض نہیں کیا۔ الیکشن کمیشن مسلح افواج کا متعلقہ عملہ اور سول انتظامی مشینری منصفانہ انتخابات کرانے پر قوم کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نگران حکومت کی اصلاحات جاری رہنی چاہئیں۔ وسائل کم اور اخراجات زیادہ ہیں۔ ہم عوام کو بہتر حالات زندگی نہیں دے سکے۔

○ صدر مملکت نے پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران کہا کہ ہم اپنے دفاع سے غافل نہیں رہ سکتے۔ اسلحہ کی دوڑ میں شریک نہیں ہونا چاہئے لیکن بھارت نے اپنا دفاعی بجٹ بڑھا دیا ہے۔ وزیر اعظم کی قرض اتارو ملک سنوارو سکیم سے معاشی مشکلات کا مقابلہ کرنے میں کچھ مدد ملے گی۔ معیشت کا برا حال ہے۔ مالیاتی نظام تباہ ہو گیا ہے۔ لوگوں کو امن و امان اور فرقہ پرستی کا سامنا ہے۔ جن اداروں پر منفی رجحانات کو روکنے کی ذمہ داری ہے۔ انہیں خود بڑے پیمانے پر اصلاح کی ضرورت ہے۔ احتساب کے عمل کو تیز کرنا ہو گا۔ وقت آگیا ہے کہ انصاف کے نظام کو مضبوط بنایا جائے۔ انتظامیہ کے اختیارات کے ارتکاز کو توڑنے کی ضرورت ہے۔ فیصلوں کا اختیار بلدیاتی اداروں اور صوبوں کو منتقل کیا جائے۔

○ صدر مملکت کے خطاب سے پہلے پارلیمنٹ کے ایوان میں پیپلزپارٹی کے ارکان نے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا شروع کر دیا۔ کئی لوگوں کے بیک وقت بولنے سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ پیپلزپارٹی کے سینیٹر جہانگیر بدر نے کہا کہ صدر مملکت آئین کی دفعہ 62-63 پر پورے نہیں اترتے لہٰذا وہ اپنے عہدے کے نااہل ہو چکے ہیں۔ سپیکر نے ان کا نکتہ اعتراض مسترد کر دیا۔ بعد ازاں پیپلزپارٹی کے اراکین ایوان سے واک آوٹ کر گئے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ پاکستان سیاچن سے فوجیں نہیں ہٹائے گا۔ عوام کی امنگوں کے خلاف فیصلہ نہیں ہو گا۔ مسائل کے حل کا بہترین راستہ مذاکرات ہیں۔

نااہل ہو چکے ہیں۔ سپیکر نے ان کا نکتہ اعتراض مسترد کر دیا۔ بعد ازاں پیپلزپارٹی کے اراکین ایوان سے واک آوٹ کر گئے۔

○ پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر نے آئین کا حلیہ بگاڑ دیا ہے اور اب اسے صدارتی بنانے میں کوشاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فاروق احمد خاں آئینی صدر نہیں رہے۔ انہوں نے حلف کی نہ صرف خلاف ورزی کی بلکہ پیپلزپارٹی کی حکومت کے ساتھ کئے گئے وعدے کو بھی توڑا۔ وہ عوام کے منتخب نمائندوں کے تمام اختیارات اپنی ذات میں مرتکز کرنا چاہتے ہیں۔ صدر نے منتخب سیاسی صوبائی حکومتوں کے اختیارات غصب کرنے کا کام نگرانوں کے دور میں شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے غیر منتخب نگرانوں نے سے این ایف سی ایوارڈ جاری کروایا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ صدر لغاری کے خلاف الزامات کی تحقیقات کے لئے مشترکہ خصوصی کمیٹی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ لوٹ مار اقرباء پروری اور حلف سے بد عہدی کی وجہ سے وہ نااہل ہو چکے ہیں۔ محترمہ نے الزام لگایا کہ ائرفورس میں مشتاق لغاری سینئر افسر نہیں تھے انہیں بیرون ملک سفیر مقرر کرنا کیا اقربا پروری نہیں؟

○ بلوچستان کے لیڈر اکبر بگتی نے کہا ہے کہ مناسب ترامیم کر کے آئین کو قابل عمل بنایا جائے۔ انہوں نے بلوچستان کے گورنر کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کی ملاقات سے قبل قومی سلامتی کونسل سے مینڈیٹ لینا خوش آئند ہو گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے وفاقی سیکرٹری خزانہ' چیئرمین سی بی آر اور پانچ قومی بینکوں سے رپورٹ طلب کر لی ہے کہ بتایا جائے کہ قرض اتارو مہم میں کتنی رقم جمع ہوئی اور مزید کتنی چاہئے۔

○ پولیس نے سپریم کورٹ کے سامنے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ فیصل آباد کے اعلیٰ افسران کی کھلی کچہری میں گرفتاریاں وزیر اعظم کے حکم پر نہیں بلکہ ایم ڈی واسا کی رپورٹ پر ہوئیں۔ ایف آئی آر میں افسروں پر بدعنوانی کے الزامات لگائے گئے تھے لیکن وزیر اعظم کی آمد کے باعث گرفتاری کا وقت نہ ملا۔ اس بیان پر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے تھانہ سول لائن فیصل آباد کا تمام ریکارڈ' روزنامچہ' محرر اور تینوں گرفتار افسروں کو 31 مارچ کو طلب کر لیا ہے۔ ایس ایس پی نے عدالت کو بتایا کہ ریکارڈ میں تبدیلی ممکن نہیں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم بھارت سے ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی' سیاچن اور تجارت پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں 50 سال سے حل طلب مسائل صرف مذاکرات سے ہی حل ہو سکتے ہیں۔ ہمیں بہتری کی امید رکھنی چاہئے۔ اگر بھارت پاکستان کے ساتھ تجارت میں سنجیدہ ہے تو اسے مسئلہ کشمیر ترجیحی بنیادوں پر حل کرنا چاہئے۔

○ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں محترمہ بے نظیر بھٹو کو اپوزیشن لیڈر کی کرسی دی گئی۔ اجلاس سے قبل وزیر اعظم کے مشیر برائے اطلاعات سید مشاہد حسین اور تہمینہ دولتانہ بے نظیر بھٹو کے پاس گئیں۔

○ صدر نے کہا ہے کہ پیپلزپارٹی مجھ پر الزامات کی تحقیق کے لئے کمیٹی بنائے۔ کون اسے منع کرتا ہے۔ وہ عدالت میں بھی جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ واک آوٹ اپوزیشن کا حق ہے۔

○ بلوچستان کے لیڈر عطاء اللہ مینگل نے کہا ہے کہ صوبائی حکومتوں کے مقدر میں بھیک مانگنا ہی رہ گیا ہے۔ بلوچستان کے محدود وسائل بھی مرکز کے حصے میں چلے جاتے ہیں۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
اقصیٰ روڈ
شریف گولڈ سمتھ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور ومعالج
دشمن مرض لیکوریا
یونانی
سیلکوریا
مطب حمید
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-264634 فیکس: 0431-218866

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۴۰ گرام ۶۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211435-212435
Fax: (04524) 534

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز' پوٹینسیاں' بایوکیمک ادویات رعایتی نرخوں پر' پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔
• سادہ گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیوپیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: 771 فیکس: 212299

ضرورت سٹاف خواتین
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ انگلش میڈیم میں مندرجہ ذیل مضامین کیلئے ٹیچنگ سٹاف کی ضرورت ہے
1- انگلش: ایم اے/بی اے انگلش لٹریچر 3 آسامیاں | 3- جنرل مضامین: ایم اے/بی اے 4 آسامیاں
2- میتھ: بی ایس سی (میتھ) 3 آسامیاں | 4- لائبریرین: BA/FA 1 آسامی
درخواستیں مکمل کوائف کے ہمراہ 3 اپریل 1997ء تک ادارہ کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ • انٹرویو مورخہ 5 اپریل 1997ء کو صبح 10 بجے ہوگا اصل اسناد ہمراہ لائیں۔
پرنسپل یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ دارالرحمت وسطی راجیکی روڈ ربوہ